THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر ۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۷

نظم

تشریف بری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بہ یورپ

(از جناب مولوی محمد احمد صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی وکیل کپورتھلہ)

سوئے لندن قادیان آید ہمے
مشرق و مغرب از و یکجا شود
یورپ از جنگ و جدل شد ریش ریش
باش تا از قُم باذنی ہائے او
حکمت یونانیان خواہد برفت
گلۂ چندین بمغرب گم شدہ
ہر گلے را رنگ و بوئے نو دہد
تا شوی از فیض خاصش بہرہ ور
تا دہد جسمانیان را رُوح نو
نقش دہریت شود تا محو دہر

بر زمین و آسمان آید ہمے
این چنین صاحبقران آید ہمے
مرہم خستہ دلان آید ... ہمے
در تنت روح و روان آید ہمے
حکمت ایمانیان آید ہمے
جستجوئے گلہ بان آید ہمے
در گلستان باغبان آید ہمے
میز بانے میہمان آید ہمے
قبلہ روحانیان آید ہمے
ذات خالق را نشان آید ہمے

در کف او در حکمت بیشمار
یعنی بحر بیکران آید ہمے
تا برانگیزد ز مغرب آفتاب
نیر اسلامیان آید ہمے
ما ز درد دوریش بیگانہ ایم
زانکہ بر ما گران آید ہمے
الوداع فاللہ خیر حافظا
شاد باشد ۔ کامران آید ہمے

قبول اسلام

مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء کو مسمی نوبت خان سکنہ لوہی ضلع متھرا بمع اپنے اہل و عیال کے برضا و رغبت خود ہمارے مبلغ ڈاکٹر نور احمد صاحب احمدی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا مسمی مذکور کو آریہ لوگوں نے طمع و لالچ دیگر آشدہ کر لیا تھا ۔ (خاکسار شیخ یوسف علی بی ۔ اے قائمقام)

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

نظم

تودیع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بر موقعہ سفر یورپ از جانب اہل قادیان

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اے شہ لولاک کے لخت جگر
اے کہ تم ہو جان و دل روح و روان
ہم نہین عادی فراق یار کے
دل پھٹے جاتے ہین سب احباب کے
حال اپنا کیا بتائین آپ کو
کاش خاموشی ذرا ہوتی فصیح
کاش سوز اندرون دیتا دھوان
کاش آدمزاد ہوتا غیب دان
کاش ہوتے ہجر کے درد آشنا
آہ کیا جانین وہ حال عاشقی

اور ہماری آنکھ کے نور نظر
چھوڑ کر ہم کو چلے ہو خود کدہر
ہجر کے دن کس طرح ہونگی بسر
دیکھ کر تیاریٔ رخت سفر
کیا دکھائین کھول کر قلب و جگر
کاش رکھتین کچھ اثر چشمان تر
کاش دود آہ آسکتا نظر
کاش دل کو دل کی کچھ ہوتی خبر
وصل مین جن کی کٹی شام و سحر
شان محبوبی مین جن کی ہو بسر

لیک مرضی حق کی جب دیکھی یہی
آپ کے دل پر بھی ہے فرمائیے

کرلیا ہم نے بھی پتھر کا جگر
کیا جدائی کا ہماری کچھ اثر

سرو سیمینا! بصحرا میروی
نیک بدمہری! کہ بے ما میروی

سلسلے کے پیشرو - مرکز کی جان
جارہے ہین سوئے یورپ اس لئے
ممبر لنڈن پہ پکڑین کچھ طیور
مشرق و مغرب کو کردین متحد
منضبط تبلیغ کا کردین نظام
کچھ کرین لیبے کا ان کے بندوبست
حبذا اے اہل یورپ حبذا
تشنہ آتا ہے کنوین کے پاس خود
تیرے جذب حق سے اے فضل عمر

جانشین مہدیٔ آخر زمان
تاکہ پورے ہون مسیحا کے نشان
اور منارِ شرقی پر دین اذان
ابیض و اسود کو کردین ایک جان
تا نہ ہو محنت ہماری رائگان
زار کا سونٹا - بخارا کی کمان
میزبان آتا ہے بن کر میہمان
یان پیاس پاس جاتا ہی کنوان
ایک دنیا آرہی ہے قادیان

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی

فی امان اللہ - اے پیارے امام
حسبک اللہ - اے شہ والامقام
تشنہ لب ہین اہل مغرب دین کے
معرفت کا جا پلاؤ ان کو جام
اٹھو اٹھو اے نبی فارس اٹھو
کام یہ ہوگا تمہین سے انصرام
گاڑ دو جاکر علم توحید کا
قصر تثلیثی کا کرکے انہدام
حق تعالیٰ کی حفاظت ساتھ ہو
اور ملائک کا رہے سایہ مدام
نصرتون اللہ کی ہون ہمرکاب
اور زیادہ ہو عروج و احترام
بحر و بر کے ہر سفر مین آپ کے
خضر راہ ہون حضرت خیرالانام
ہون دعائین احمد مرسل کی ساتھ
استجابت کا جنہین وعدہ تھا عام
کامیابی ہر جگہ ہو ہمقرین
عافیت سے ہو سفر کا اختتام
کردیا اللہ کے تم کو سپرد
ہو وہی حافظ تمہارا - والسلام

ہمسفر احباب پر ہون رحمتین
دست و بازو ہین جو شہ کے لاکلام
کرلیا کرنا کبھی ہم کو بھی یاد
ہین پرانے ہم بھی اس در کے غلام
کچھ توجہ خاص ہو خدام پر
اور دعا کا بھی رہے کچھ التزام

اپنی حالت ہے دگرگون آجکل
ہے ہجوم غم کا دل پر ازدحام
گو چھپائے منہ پہ کچھ لائین نہ ہم پر نہین اس بات مین ذرہ کلام
دیدہ عشاق و دل ہمراہ تست تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

قادیان مین جمعۃ الوداع

۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء

مین جمعۃ الوداع اسلئے اسکو کہتا ہون کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ہفتہ کے دن روانہ ہونا تھا اور احباب کثرت سے آپ کو خدا حافظ کہنے کے لئے تشریف لائے تھے مسجد جمعۃ الوداع رمضان کی طرح بھری ہوئی تھی اور بہت لوگون کو جگہ نہین مل سکتی تھی حضرت نے خطبہ جمعہ اپنی غیر حاضری کے ایام مین سلسلہ کے انتظام پر پڑھا۔ جو دوسری جگہ درج ہے۔ خطبہ کے وقت برکات کا نزول معلوم ہوتا تھا اور احباب کے چہرون سے معلوم ہوتا تھا کہ ایک کیفیت طاری ہے۔

۲- بعد نماز عصر آپ اور آپکے خدام سفر کے فوٹو کا انتظام کیا گیا تھا جو مسجد اقصیٰ مین لیا گیا خدام سفر اس لباس مین تھے جو اس سفر مین ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح سفید دستار پہنے ہوئے تھے اور باقی خدام سبز رنگ کی پگڑیان۔ خلافت کا اژدہام تھا۔ غیر احمدی اور ہندو بھی اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ مکرمی سید ناصر شاہ صاحب نے فوٹو لیا اور فوٹو کے بعد دو نکاحون کا اعلان فرمایا۔ عائشہ بنت سلطان محمد کا نکاح برادرم عطاء اللہ طالب علم لا کالج سے ہوا پانچسو روپیہ مہر مقرر ہوا دوسرا نکاح حکیم محمد عمر صاحب کا ایک ہزار روپیہ پر مبارکہ بیگم بنت عبد العزیز سے ہوا

۳- نکاح کے بعد ملک عبد العزیز صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی ایک نظم پڑھی۔ یہ نظم اہل قادیان کے دلی جذبات کی ترجمان تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت کے جذبات کی ترجمانی ہی شاعرانہ رنگ نہ تھا بلکہ حقیقت کا مرقع تھی۔ ملک عبد العزیز صاحب نے اسے نہایت رقت اور درد کے لہجہ مین پڑھا۔ اس اثنا مین حضرت آنکھون پر رومال رکھے ہوئے تھے اور مین نے غور سے دیکھا کہ باوجود اپنے جذبات پر کامل قدرت رکھنے کے اس وقت کے اثرات کو وہ دبا نہ سکے اور یہ رومال محض اس اثر کے دبانے کے لئے تھا۔ چنانچہ جب یہ رومال اٹھایا تو آنکھین سرخ اور نمناک تھین حقیقت مین جو اثر آپکے دل کو ہو سکتا ہے۔ ہم اسے محسوس بھی نہین کر سکتے۔ اس نظم کے بعد آپ نے دعا کی اور تشریف لیگئے۔

اب مین اس خطبہ کا خلاصہ درج کرتا ہون

حضرت خلیفۃ المسیح کے ایام سفر مین

سلسلہ کا انتظام

۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مین اپنے ایام سفر مین سلسلہ کے انتظام کا اعلان فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ نہایت اہم مطالب پر مشتمل تھا۔ اغراض سفر کا مختصر تذکرہ اور سفر کے نتائج کے متعلق جماعت کی توقعات اور اسکے لئے قربانیون کی ضرورت۔ آپکی غیر حاضری مین قادیان آنے اور سلسلہ کے کامون مین حصہ لینے کی ہدایت جماعت مین محبت واخلاص کی روح پیدا کرنے کی طرف خصوصیت سے آپنے توجہ دلائی۔

مین مختصر الفاظ مین آپ کے ارشادات کو بیان کرتا ہون

نائب خلیفہ کا تقرر

آپنے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو آدمی بھی ہون تو ایک امیر ہونا چاہیئے اس ارشاد کی تعمیل مین جب مجھے ہندوستان مین کوئی سفر پیش آتا رہا تو مین قادیان کا ایک امیر مقرر کرتا رہا۔ اب چونکہ ہندوستان سے باہر کا سفر ہے اسلئے اسکی ضرورت ہے کہ

اپنا نائب مقرر کرون

اس غرض کے لئے مین نے مولوی شیر علی صاحب کو اپنا نائب مقرر کرتا ہون وہ ان معاملات کے متعلق جو فوری ضروری ہون اور جنکا تعلق خلیفہ سے ہوتا ہے فیصلہ کرین گے جبکہ میرا مشورہ بذریعہ تار بھی نہ حاصل ہو سکتا۔

نائب کے مشیر

چونکہ خلیفہ اور نائب مین فرق ہوتا ہے خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اگرچہ لوگ اسے منتخب کرتے ہین مگر در اصل وہ ارادہ الٰہی ہوتا ہے جو لوگون کی زبانون پر ظاہر ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تائید سے وہ جماعت کو ایسی ہدایت کرتا ہے جو اسکی ترقی کا موجب ہوتی ہے اور نائب کا انتخاب یہ رنگ نہین رکھتا اسلئے مزید احتیاط کی ضرورت ہے اسکے اس فرض کے لئے مناسب ہے کہ ایسے نائب کو دو اور نائب دئے جاوین جو اسکے مشیر ہون اور وہ ان کے مشورے سے کام کرے یہ دونون نائب۔

میان بشیر احمد اور مفتی محمد صادق کو تجویز کرتا ہون

پس مولوی شیر علی صاحب میرے نائب کی حیثیت سے ان امر کو جو خلافت سے تعلق رکھتے ہین اور ان مین میرا مشورہ نہین ہو سکتا یا مشورہ کی ضرورت نہین ہے ان کے مشورے سے طے کرین گے

مجلس شوریٰ

اسکے علاوہ ایک مجلس شوریٰ مقرر کرتا ہون۔ جس مین مجلس مشاورت کے وہ ممبر جو قادیان مین ہون یا باہر سے آئے ہونگے۔ ہون مشورہ دین گے اس مجلس شوریٰ مین حسب ذیل ممبر ہونگے مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ ماسٹر عبد المغنی صاحب۔ قاضی عبد اللہ صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب میر محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ میر قاسم علی صاحب۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بہت پرانے اور بہت مخلص ہین۔ مگر ان کی بیماری اور ضعف کی وجہ سے مقرر نہین کیا۔ میرا نائب عام طور پر عام معاملات مین انہین لوگون سے مشورہ لے گا جیسے مین بھی مشورہ لیتا ہون۔

درس قرآن اور درس حدیث

علمی اور دینی کام کے باقاعدہ اجرا کے لئے مین نے انتظام کیا ہے کہ مولوی شیر علی صاحب درس قرآن۔ سید سرور شاہ صاحب درس حدیث بڑی جگہ درس دیا کرین گے اور یہ دونون درس عصر کی نماز کے بعد ہوا کرین گے پہلے درس قرآن پھر اسکے بعد اسی جگہ درس حدیث۔

مین امید کرتا ہون کہ قادیان کے لوگ اور بیرونجات کے دوست ان درسون مین شریک ہو کر فائدہ اٹھائین گے اور مین ان درس دینے والے دوستون سے امید کرتا ہون کہ وہ اپنے درس مین مفید علوم بیان کرینگے اور ایسے طور پر کہ لوگ آسانی سے سمجھ سکین۔ لہٰذا وہ عام فہم ہون وعظ کا رنگ رکھتے ہون جس سے انسان مین عملی قوت پیدا ہو۔

چونکہ عام درسون مین ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہین جو موٹی باتین سمجھتے ہین اس لئے ایسے مضامین پر زور دین اور درس کو اتنا لمبا نہ کرین جو ملول کا باعث ہو جائے۔

بہترین انتظام

یہ لوگ سوچ اور سمجھ کر مقرر کئے ہین اور میرے ذہن مین اس سے بہتر انتظام نہین آیا اگر زیادہ بہتر ہوتا تو مین اس انتظام سے بخل نہین کرتا۔

انسان کے حالات بدلتے رہتے ہین جن لوگون کو آج مشیرون مین شریک نہین کیا کل کو خدا تعالیٰ ان کو ایسی ترقی دے کہ وہ بہترین مشیر اور کارگذار ہو جائین۔ پس اس موقعہ اور اس کام کے لئے بہتر سمجھ کر مقرر کرتا ہون۔

ناظر اعلیٰ کا تقرر

نظارت کا معاملہ انتظامی ہے۔ اسکا کام اور قسم کا ہے امیر ناظر اسلئے نہین ہو سکتا۔ اسلئے اس کام کے لئے۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو مقرر کرتا ہون اصل مین چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ ہین مگر وہ حج کو گئے ہوئے ہین اسلئے ان کی واپسی تک ڈاکٹر صاحب کام کرین گے

ارکان انتظامیہ کی نسبت اظہار رائے

مولوی شیر علی صاحب نہایت ہی مخلص اور حیا والے ہین۔ انتظام کے لئے سختی کی بھی ضرورت ہوتی ہے وہ ان مین نہین باوجود اسکے مین سمجھتا ہون کہ خلیفہ کی عدم موجودگی مین ایسے ہی آدمی کی ضرورت ہے جو دل رکھ سکے مفتی محمد صادق صاحب پرانے مخلص ہین اور سلسلہ کی خدمات مین بڑھکر حصہ لیا ہے اور ایسے خدام دین سے ہین جو حضرت صاحب سے بے تکلف بھی تھے اور ناز بھی کر لیا کرتے تھے اس زمانہ مین بھی خدا نے انکو سلسلہ کی تبلیغ کا بہت بڑا موقعہ دیا مگر مجھے کسی امر انتظامی مین انکا تجربہ کرنے کا موقعہ نہین ملا۔ مین دیانتداری سے یقین رکھتا ہون کہ وہ اپنے مشورہ اور فہم کے مطابق مفید حصہ لین گے۔

میان بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک فخر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں یہ ایسا فخر ہے کہ اسمیں کسی انسان کا دخل نہیں اور بغض و حسد کی ضرورت نہیں جب پیغام والوں نے مجھ سے بغض کا اظہار کیا تو مین نے یہی کہا کہ یہ میرا کام نہیں تھا کہ مین کوئی درخواست دیکر حضرت صاحب کے گھر پیدا ہوگیا۔ یہ میرے اختیار مین نہ تھا یہ تو اسکا فضل ہے جسکو چاہے دیدے یہ فضل انسان کو بہت سی ذمہ داریون کے نیچے لے آتا ہے پس مین امید کرتا ہون کہ حضرت صاحب نے جو دعائین اولاد کے واسطے کی ہین وہ ان کی مدد کرین گی اور وہ اس فخر کا جائز اور صحیح طور سے استعمال کرین گے۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کلین مینے ناظر اعلیٰ تجویز کیا ہے انکے دل مین حضرت صاحب کی محبت خاص طور پر ہے اور اسکی وجہ سے ان مین روحانیت کا رنگ ایک خاص پیدا ہوگیا ہے اور اسلئے خدا تعالیٰ نے انکو ان ٹھوکرون سے محفوظ کرلیا ہے جو بعض اوقات انسان کو لگ سکتی ہین وہ اس محبت کے باعث برکات کا موجب ہوکر جماعت کیلئے مفید ہونگے۔

مجلس شوریٰ کے ممبرونکے متعلق اظہار حسن ظن

یہ لوگ جو مقرر کئے ہین یہ بھی کار آمد وجود ہین۔

مولوی سید سرور شاہ صاحب جماعت کے بہت بڑے عالمون مین سے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ بہت مخلص ہین اور مین امید کرتا ہون کہ انکے مشورہ سے فائدہ ہوگا۔

قاضی سید امیر حسین صاحب ابتدائی لوگون مین سے ہین اور مخلص ہین۔

سید ولی اللہ شاہ صاحب نوجوان ہین نظارت کا کام کرتے ہین مین نے انمین یہ خوبی دیکھی ہے کہ باوجودیکہ وہ ایسے ملک مین رہ چکے ہین جہان حکومت کا طریق اور قسم کا ہے ان مین اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ ہے۔

ماسٹر عبد المغنی صاحب کی مین قدر کرتا ہون وہ سلسلہ کے کامون مین بڈھے ہوگئے ہین ان کے متعلق روپیہ فراہم کرنے کا کام ہے اور چارونطرف سے انپر اعتراض ہوتے ہین وہ ان فکرون اور اعتراضون کی وجہ سے جوانی مین بڈھے ہوگئے۔

قاضی عبد اللہ صاحب نہایت ہی مخلص کے بیٹے ہین انکے والد قاضی ضیاء الدین صاحب حضرت صاحب کے مخلصین مین سے تھے انمین بھی اخلاص ہے امید ہے کہ انکے باپ کے اخلاص سے انکا اخلاص ملکر مفید ہو۔

قاضی اکمل صاحب ایک مخلص آدمی ہین کام کرنے کے لحاظ سے انمین بہتون سے زیادہ قابلیت ہے باوجود بیمار ہونیکے جلد اور اچھا کام کر سکتے ہین انکو سلسلہ کی بہت سی خدمات کا موقعہ ملچکا ہے۔

مولوی فضل الدین صاحب گو اتنے پرانے نہین ہین مگر حضرت صاحب کے خاندان کے ساتھ انکو خاص اخلاص ہے۔

میر محمد اسحاق صاحب نے حضرت صاحب ہی کے سایہ مین عمر بسر کی ہے اور ان کی حالت ایسی ہے جیسے حضرت صاحب کے اپنے بچون کی وہ بچون ہی کی طرح حضرت صاحب کے پاس ہی رہتے تھے خدا تعالیٰ نے انہین ذہن رسا بھی دیا ہے اور وہ سلسلہ کے کامون کے لئے غیرت بھی رکھتے ہین اور خدا تعالیٰ سے امید رکھتا ہون کہ وہ انکو بھی توفیق دیگا۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حضرت صاحب کی کتابون کو یاد رکھنے کی وجہ سے ایک وکیل کے طور سے مین اور مشورہ کی اہل مین۔

میر قاسم علی صاحب اور ایڈیٹر صاحب نور اپنے رنگ مین اچھی خدمت کر رہے ہین ایک غیر احمدیون کے مقابلہ مین اور دوسرا سکھون اور آریون کے مقابلہ مین۔ ایڈیٹر اور بھی ہین الفضل کے بھی ہین مگر عمر کا لحاظ ہوتا ہے مین ایڈیٹری کے لحاظ سے نہین بلکہ تجربہ کے لحاظ سے مقرر کرتا ہون۔

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ان لوگون سے ہین جنہون نے اسوقت مسیح موعود کو قبول کیا جب صرف چالیس پچاس ماننے تھے باقی سب کافر کہتے تھے خدا تعالیٰ نے انکو قبول کرنیکی توفیق دی۔ اسوقت سے برابر سلسلہ سے تعلق رکھتا عبد الحکیم ان کے ذریعہ سے آیا مگر وہ نکل گیا انہون نے کالج مین تبلیغ کے لئے انجمن بنائی تھی۔

اور انکو حضرت نے بارہ حواریون مین چنا۔

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نہایت کارکن ہین تبلیغ کا انکا جوش ہے کہ بعض کی نظر مین جنون ہے ایسے وجود بہت ہی مفید ہوتے ہین یہ لوگ میری نظر مین سلسلہ کے لئے اچھا کام کر سکتے ہین ایک صاحب اور ہین جنکا نام نہین لیا ہے وہ پرانے مخلصین مین سے ہین اور انکا ذاتی تعلق حضرت صاحب سے ہے۔ نواب محمد علیخان صاحب اگر وہ اس عرصہ مین اپنا کام ختم کرکے آجاوین تو مشورہ مین شریک ہونگے مین امید کرتا ہون کہ اخلاص اور محبت سے کام کرین گے۔ اور مین ان تمام لوگون سے یہ امید رکھتا ہون کہ وہ ایسے طور پر کام کرین گے کہ

لوگون کے دلون کو ٹھیس نہ لگے

ڈاک کا انتظام

ان دنون مین ڈاک کا انتظام یہ ہوگا کہ احباب قادیان کے پتہ پر خط لکھین اور یہان سے وہ ڈاک میرے پاس پہنچتی رہے گی یہ انتظام مین نے اسلئے کیا ہے کہ اول تو سب دوست مقدرت نہین رکھتے کہ ہر ہفتہ ڈاک کے خط پر ۳ آنہ کا ٹکٹ لگائین اور دوسرے جلد جلد پتہ نہین معلوم ہو سکتا اسلئے مین نے اسی تکلیف سے بچانے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ کل خطوط یہان آئین۔ ہر ہفتہ مین ایک ہی مرتبہ ڈاک آتی اور جاتی ہے اور وہ یہان سے جائیگی۔ اور اسپر بہت کم خرچ ہوگا۔ مگر ایسے خطوط جو میرے پاس آنے کے ہون اسپر لکھدیا جاوے کہ

ولایت بھیجنے کے لئے ہے

جماعت کو عام ہدایت

اسکے بعد مین جماعت کو عام ہدایت کرتا ہون۔ یہ سفر محض اسلئے اختیار کیا گیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے وہ راستے تلاش کئے جائین کہ آسانی سے پھیل جائے۔ اسلام کی راہ مین یورپ کا تمدن بہت بڑی روک ہے عیسائیت ٹوٹ چکی ہے مگر تمدن بہت روک ہو رہا ہے ہم نے غور کرنا ہے کہ سینکڑون برس کے عادات جو اسلام کے خلاف ہین کس طرح ان سے چھڑائے جا سکتے ہین یا ایسے عادات ہین کہ انکی اجازت ہو سکتی ہے۔

ہم نے انکو اسلام مین داخل کرنے کی کوشش کرنا ہے یہ معمولی کام نہین ہے ہزارون سال کی عمارت کی بنیاد ہے (یہان آپ نے شاہجہان کے مقبرہ تاج کی تعمیر کا واقعہ بیان کیا ایڈیٹر) شاہجہان نے ایک مقبرہ بنایا تھا جہان لاکھ روپیہ کی تھیلیان پھینک دی گئین۔

ہم نے مقبرے نہین زندگی کے گھر بنانے ہین

اور ایک نہین اربون بنانے ہین یہ معمولی گھر نہین بلکہ دلون کو درست کرنا ہے اور گویا کعبے بنانے ہین نادان سمجھتے ہین کہ بیٹھے بٹھائے یونہی بن جائین گے اور یہ قلوب فتح ہو جائین گے انگلستان کا ایک امیر ۳۰ ہزار کو ایک گھوڑا یا کتا خرید سکتا ہے مگر ایک ہندوستانی دس ہزار کو بھی نہین خرید سکتا اس قسم کے لوگون کو ہم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی مین لانا ہے

مقابلہ کرو وہ جانورون سے بدتر ہم کو سمجھتے ہین اور ہم پیار کئے بیٹھے ہین کہ انکی گردنون مین

اسلام کے پٹے ڈالین گے

پس دیکھو کہ یہ کسقدر مشکل سکیم ہے جب تک ہم شاہجہان کی طرح لاکھون کی تھیلیان پانی مین نہین ڈالدیتے۔ کامیابی کی امید نہین رکھ سکتے۔ یورپ کا اسلام صدیون کا سوال ہے اگر خدا نخواستہ غلط راستہ پر چلین گے تو ہزارون سال بھی کامیابی ممکن نہین پس ہم نے اس سفر مین اس سکیم پر غور کرنا ہے کہ۔

مغربی لوگ اسلام کو کسطرح قبول کر سکتے ہین

پس ہمارے اس سفر کی غرض یہ ہے کہ ہم تشخیص مرض کے لئے جاتے ہین جب مرض تشخیص ہو جائے گا تو علاج انشاء اللہ آسان ہو جائے گا۔

خلیفہ کا نڈر انچیف کی حیثیت رکھتا ہے اور اسکا فرض ہوتا ہے کہ موقعہ کا معاینہ کرکے خود سکیم تیار کرے یہ سفر ایسا نہین ہے کہ آج جاکر کلمہ پڑھاتے ہین میری غرض اس سے یہان یہ نہین۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی دل کو اس مقصد کے لئے کھولدے تو اسکو ہم قبول نہین کرین گے بلکہ میرا مطلب اسی قدر ہے کہ ہماری اصل غرض اس سفر سے وہی ہے جو ابھی بیان کی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے احسان اور رحم سے ایسے سامان پیدا کردے تو یہ اسکا مزید فضل ہوگا

ہم اس لیئے چلے ہین کہ کونسا طریق ہے۔

جس سے ہم ساری دنیا کو مسلمان بنا سکیں

مقصد بہت بڑا اہم ہے اسلیئے بڑی **قربانیوں** اور **دعاؤن** کی ضرورت ہے کہ اسکے بغیر یہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ بہت اور دیو روزے اور دعا سے نکلیں گے مگر ہم کو جن دیوؤن سے مقابلہ پیش آیا ہے۔

روزہ اور دعا کی بغیر نکل ہی نہیں سکتے

روزہ کے یہی معنی ہین کہ خود بھوکے رہو اور **اشاعت کے لئے اپنے** اموال خرچ کرو اور پھر دعا کرو۔ مسیح علیہ السلام کے حواریون میں سے ایک حصہ نے مسیح کے اس قول پر عمل کرکے دکھایا کہ سارے مال دین پر قربان کر دیئے اور خود روزہ دار ہوگئے۔

حضرت **مسیح** موعود علیہ السلام تو **مسیح ناصری** سے ہر شان اور ہر پہلو سے **افضل** ہوکر آئے ہین پھر آپکی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے ثابت کر دے کہ وہ مسیح ناصری کی جماعت سے ہر حیثیت میں بڑھکر ہے اسلیئے دین کے لئے قربانی کرنے مین کوئی روک نہو۔

پھر آپنے جماعت کو نصیحت کی کہ ان ایام مین خصوصیت سے **اخلاص** دکھائین باہم **محبت** اور **پیار** سے رہین اور تعلیم مسیح موعود پر عمل کرین۔

کوئی فوج کامیاب نہین ہوسکتی جسکے آگے جنگ اور پیچھے بغاوت ہو جس محبت سے آپ نے مجھکو مشورہ دیا ہے کہ مین خود حالات کا جاکر معاینہ کرون اور یہ ایسا اہم **سفر** ہے کہ مجھے آپ جانا چاہئے پھر اپنے عمل سے دکھا دو کہ تم اس سفر کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن **کوشش** اور **قربانی** سے دریغ نہین کرتے کوئی ایسی بات میرے کان مین نہ پڑے کہ جس سے ہرج ہو یاد رکھو کہ جس **مان** کا کوئی بچہ بیمار ہو وہ کام نہین کر سکتی۔ اگر کسی قسم کے **فتنہ۔ فساد** اور شرارت کی خبر معلوم ہوئی تو ہمارے کام مین ہرج ہوگا اسلام نہین سکھاتا ہے۔ کہ

کبھی بھی فساد نہ کرو

مین تمہین کہتا ہون کہ اسی پر عمل ہونا چاہیئے اور یہی کرنا ضروری ہے مگر کم از کم چار ماہ تک تو فساد نہ کرو۔ اگر تم چار ماہ تک ایسا کرو گے تو مین یقین کرتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے توفیق ملجائیگی۔ اگر کسی کو کسی سے گلہ ہو شکایت ہو تو دوسرے سے بڑھ کر **اخلاص** کا نمونہ دکھائیگا مین تم سے امید کرتا ہون کہ۔

تم **اخلاص** اور **اطاعت** کا کامل نمونہ دکھاؤ گے احکام اور فیصلے تمہاری مرضی کے خلاف ہون یا موافق انکی تعمیل کرو اللہ تعالے اسمین برکت دیگا۔

اور مین پھر نصیحت کرتا ہون کہ **تبلیغ کی طرف توجہ رکھو** ہم اس سکیم کے لئے جاتے ہین کہ **مغرب** کس طرح فتح ہو تم **مشرق** کے لئے کام کرو تاکہ ایک ہی وقت **مشرق** اور **مغرب** گرا جائے اور اسے اسلام مین متحد کر دیا جاوے۔

بعض لوگ ہوتے ہین کہ ان مین **عفو** کی طاقت نہین ہوتی وہ صبر کی عادت ڈالین اور انتظار کرین جب تک خدا تعالیٰ۔

خلیفہ کو خیریت سے واپس لائے

قادیان مین آنیکے متعلق لوگون کو نصیحت کرتا ہون یہان دو مساجد ہین جو امن کی جگہ ہین حضرت مسیح موعود کا مزار ہے اور خدا تعالیٰ کے برکات کا نزول یہان ہوتا ہے پہلے سے زیادہ یہان آئین اور یہان کے کامون مین مدد دین۔ ہر جگہ کے کارکنون کو چاہیئے کہ جماعت کو۔

ایثار اور قربانی اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائین

تم مین سے ہر ایک **راعی** ہے اور اس سے اسکی **رعیت** کے متعلق سوال ہوگا۔ پس وہ اپنے فرض کو سمجھکر ادا کرنیکی کوشش کرین۔

دعا کی درخواست

پھر مین اپنے دوستون سے کہتا ہون کہ خصوصیت سے ہم لوگون کے لئے دعاؤن پر زور دین۔

خلاصہ مطلب

مین نے جو انتظام کیا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے **دیانت داری** کو مدنظر رکھکر کیا ہے اور مجھے اسکے فضل سے یقین ہے کہ اس سے فایدہ پہنچے گا۔ آپ لوگ اسکے چلانے مین مدد دین اور دعا کرینگے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے شر سے ہم کو محفوظ رکھے اور کامیاب کرے جس کام کے لئے ہم جا رہے ہین وہ معمولی نہین خدا کی مدد کے بغیر نہین ہوسکتا۔ اور فوری نتائج اس سے پیدا نہین ہوسکتے ایک کمانڈر جو سکیم تیار کرتا ہے۔ اس سے فتح نہین ہوجاتی بلکہ فتح کے لئے۔ اسکی فوج کو بڑی **قربانیون** کی ضرورت ہوتی ہے پس یہ سفر اپنے ساتھ ٹھوکر بھی رکھتا ہے۔ مین اس نیت سے نہین چلا کہ جاتے ہی بادشاہ داخل ہوجائین گے مین اس نیت سے جاتا ہون کہ۔

کیا طریق اشاعت اسلام ہونا چاہئے کہ اسلام اپنی جا کر بگڑ نہ جائے

پطرس اور پولس نے عیسائیت تو پھیلا دی مگر عیسائیت بگڑ گئی اور دہریت ہوگئی۔ ہم نے یورپ کو فتح نہین کرنا بلکہ۔

اسکو اسلام پر قایم کرنا ہے

اسلیئے ہم کو بہت ڈر سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایسا نہو کہ بے دینی کی بنیاد قائم ہوجائے۔ تو جب تک وہ سکیم ہو کہ کس حد تک قربانی کر سکتے ہین۔ اور کن باتون کو منوانا چاہیئے اور کسطرح **منوانا** ہے اور عمل کرانا ہے اسوقت تک **ہم کامیاب نہین ہوسکتے** اور اگر ہون تو وہ نفسانیت کی کامیابی ہوگی اسلام نہوگا کوئی **نیا دین** ہوگا اور وہ رحمت کا موجب نہوگا بلکہ لعنت کا موجب ہوگا۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اس قسم کی **اشاعت کا بانی ہو**۔ پس دعاؤن کی ضرورت ہے اور ان خصوصیت سے دعاؤن کی طرف توجہ کر دین مین سب دوستون سے **درخواست کرتا ہون** کہ وہ دعائین کرین کہ

ہم اس **اسلام** کو منوائین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور جسکو حضرت مسیح موعود نے اگر زندہ کیا دنیا آج اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہین ابھی خان صاحب پاسپورٹ کے لئے گئے تھے تو وائسرائے کے ایک عزیز نے کہا کہ کیا پردہ **کراؤ گے** ہمارا جواب کیا ہے کہ جو اسلام نے تعلیم دی ہے اسی پر عمل درآمد کرائین گے۔ یہ نہین ہوسکتا کہ آج بے پردگی کی اجازت کل **پیمانون** بھر کسقدر شراب کی **تو یہ اسلام** نہوگا بلکہ کوئی اور دین ہوگا۔

پس ہمارا کام آسان نہین۔ اور خدا کے فضل سے ہی وہ آسان ہوگا تم جسقدر کوشش اور ہمت کر سکتے ہو کرو اخلاص سے کرو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اسی پر نازل ہوگا۔ مین آپ لوگون کے لئے دعا کرتا چلا جاؤنگا تاکہ آپ ان ذمہ داریون کو ادا کرسکین اللہ تعالیٰ آپ مین اخلاص اور محبت پیدا کرے تقوی و طہارت اسلام سے لگا کر پیدا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت دے۔ دین کی اشاعت کی توفیق دے ٹھوکرون سے بچائے فضل کے ساتھ رکھے۔ اور راضی ہوکر ناراض نہو۔ ایسا نظر آئے کہ پھر پوشیدہ نہو۔ **آمین**۔

خلیفہ اپنا اسباب آپ باندھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس سفر میں اپنا اسباب اپنے **ہاتھ** سے باندہا ہے بہت کم لوگون کو یہ بات معلوم ہوسکتی ہے۔ مگر مین آپکے اس **عظیم الشان عمل** کو جو **امراء** اور دوسرے لوگون کے واسطے قابل عمل ہے۔ شائع کرنا ضروری سمجھتا ہون اور جو لذت اور سرور مین نے آپ کے اس عمل سے اٹھایا ہے۔ دوسرون کو شریک کرنا لازم۔ باوجودیکہ آپکے **خدام** موجود ہین۔ اور آپ کا وقت بہت قیمتی ہے مگر آپنے اپنے گھر مین اپنا بستر اور اسباب خود باندہا۔ اور کسی پوچھنے والیکو جواب دیا۔ کہ مجھے آپ ہی باندہنا چاہئے اور یہی ضروری ہے۔ چنانچہ آپنے اپنا اسباب خود باندہا۔

ادنا خدا ترس اعتراض کرنے والے **ظالمو!** آؤ مین تمہین دکھاؤن کہ ناز و نعمت مین پلا ہوا۔ قوم کا مخدوم و محسن جسکی ہر خدمت بڑے سے بڑا امیر اپنا فخر اور عزت سمجھتا ہے۔ وہ اپنے **بستر آپ باندہتا ہے**۔؟ تاکہ جماعت مین وہ **روح** پیدا کرے جو اس کو **سستی** اور غفلت کی طرف نہ لے جائے۔ یہ سادگی اور **بے تکلفی** اور اپنا کام آپ کرنے کی **عادت** ہی ایک ایسا فعل ہے جو آپکی صداقت کا ثبوت ہے۔ زمانہ کی فیشن کی غلامی نے اسکو عار بنا دیا ہے کہ لوگ اپنا کام آپ کرین۔ مگر آپ اپنے عمل سے دکھا رہے ہین کہ۔

اپنا کام آپ کرلینا کوئی عار نہین

مبارکباد

یہ خبر احمدیہ جماعت مین نہایت مسرت سے سنی جائیگی کہ حضرت خلیفہ اول رض کے فرزند ارجمند مولوی عبد السلام صاحب کے ہان آج مورخہ ۱۲ جولائی کو فرزند نیک اختر تولد ہوا ہم سب دعا کرتے ہین کہ مولود مسعود کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کے واسطے مبارک کرے اور وہ اپنے جد بزرگوار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح ہدایت اور سعادت کا علمبردار ہو۔ آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر الحکم خاندان خلافت کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہے۔

عرشہ جہاز سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

بائیکلا ۹-۱۰ منٹ بجے

بمبئی ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا

حضرت خلیفہ اولؓ کے پوتے پیدا ہونے سے بہت خوشی ہوئی لڑکے کا نام عبد الباسط رکھا جائے افسوس ہے کہ آپ کا کوئی تار روانگی سے قبل حالات قادیان کے متعلق نہیں آیا تمام احمدی بھائی اور بہنوں کو میری طرف سے اطلاع کر دین کہ مین آج جہاز پر سوار ہو گیا ہون میرے دل پر جدائی کا سب سے بڑا بوجھ ہے جب سے یہ سفر شروع ہوا ہے مین پہلے سے زیادہ آپ سب کے واسطے دعائین کرتا ہون مین نے سب بہنون اور بھائیون مین ایسی مخلصانہ محبت اور جذبہ خداکاری پایا ہے جسکی خود خاکسار کو بھی اس سے پہلے خبر نہ تھی -

اے میری جماعت کے لوگو! اللہ تمہین برکت دے اُسپر مضبوط ایمان رکھو اس سے سچی محبت پیدا کرو اور اس کے حضور مین فدا ہو جاؤ - اسکے نبیون کی عزت اور فرمانبرداری کرو - برادران! تم چارون طرف سے دشمنون سے گھرے ہوئے ہو پس کبھی اس بات کو نہ بھولو - سوچو کہ اگر خدا بھی تم کو چھوڑ دے تو تمہارا انجام کیسا تلخ ہوگا پس جہان تک ممکن ہو سکے خدا کے قریب ہونیکی کوشش کرو اور یہ مقصد سچا احمدی بننے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اپنی عادتون مین استقامت اختیار کرو اللہ کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہو - اور اپنے تمام کاروبار مین دیانت داری اعلیٰ درجہ کی اختیار کرو اللہ سے ڈرو اور اپنے بھائیون سے پیار کرو اور اسلام کی اشاعت دنیا کے دور دور کونون تک کرو مین تمہارے لئے دعا کرتا ہون اور درخواست کرتا ہون کہ تم اس مشن کی کامیابی کے لئے دعا کرو جب پھر مین جا رہا ہون تم نہین جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہین کر سکتے کہ مجھے کسقدر آپ لوگون سے محبت ہے - آپ لوگون سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا - آپ لوگون کو پیچھے چھوڑنا میرے کس قدر صدمہ پہنچانیوالا ہوا لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہیگی ہین زندگی مین یا موت مین تمہارا ہی ہون تمہاری بہبودی میرے لئے عین خواہش ہے - اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے مین جانتا ہون کہ تم مین سے بہت سے اب افسوس کرتے ہین کہ انھون نے کیون مجھے یورپ جانیکا مشورہ دیا - کیونکہ جدائی تو انکو شاق گزر رہی ہے - لیکن اس موجودہ غم کو بھول کر بڑے فوائد حاصل کرنیکے لئے تیاری کرنی چاہیئے آؤ ہم خدا سے دعا کرین کہ وہ ہمین کامیابی کی راہ پر چلائے پس اے میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی برکتین تم پر ہون جہان کہین تم ہو اور جس حالت مین تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہو ہو آمین

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ

(بٹالہ سے دہلی تک)

(مرسلہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

التماس حضرت خلیفۃ المسیح کے اس عظیم الشان سفر کی یہ اخباری رپورٹ محض ایک اطلاع کا رنگ رکھتی ہے کیونکہ دوڑتی ہوئی ڈاک گاڑی میں میرے لئے اس سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں بٹالہ سے اب تک برابر احباب کی آمد اور ملاقاتوں کے نوٹ کرنا ایک ایسا متواتر کام رہا ہے کہ ان نوٹوں کو خاص ترتیب سے مرتب کرنے کے لئے وقت نہیں مل سکا۔ مگر اسکا یہ مطلب نہیں کہ یہ غیر معین زمانہ تک پڑے رہیں انشاء اللہ میری دوسری رپورٹ اس اجمال کی تفصیل ہوگی وباللہ التوفیق

حضرت کی صحت الحمد للہ حضرت کی صحت اور حضرت کے خدام سفر کی صحت اچھی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ گذشتہ چار ماہ سے آپ نے اس قدر کثرت سے اپنے آپ کو خدا کے لئے مصروف رکھا ہے کہ صحت کے متعلق آپ کچھ کہہ ہی نہیں سکتے میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ ”کثرت مشاغل نے احساس ہی نہیں رہنے دیا کہ صحت کیسی ہے،، کے عملی ثبوت ہے خدا کے لئے وقف تام کا۔

بہرحال صحت اچھی ہے کل ۱۲ جولائی کو درد سر کا دورہ ہو گیا تھا۔ مگر تیرہ کو طبیعت صاف ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

بٹالہ سے دہلی تک مصروفیت بٹالہ سے چلکر دہلی تک تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر مختلف مقامات کی جماعتوں نے اگر شرف نیاز حاصل کیا۔ اور امرت سر۔ بیاس۔ چھاؤنی جالندھر۔ پھگواڑہ اور دہلی میں آپ کے اور رفقائے سفر کے فوٹو لئے گئے۔ اور کئی کئی فوٹو لئے گئے احباب کی معروضات کا سننا اور ایسے طور پر جبکہ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ میں اپنے تمام معروضات کو ختم کرلوں گاڑی کے قیام کا محدود اور معین وقت۔ احباب کی کثرت۔ موسم کی شدت یہ ایسے امور ہیں کہ بڑے بڑے حوصلہ والے انسان کو بھی پریشان کر دینے کے لئے کافی ہیں مگر آپ نے نہایت حوصلہ اور اطمینان اور محبت و اخلاص سے ہر ایک ارادتمند سے مصافحہ کیا اور جو اس نے کہنا چاہا اسے سننے کی کوشش کی۔

سٹیشنوں کا نظارہ ہر ایک سٹیشن پر چھوٹا ہو یا بڑا خلقت کا ایک ہجوم تھا۔ جو نہیں معلوم کہاں سے امڈ آیا تھا۔ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ سب سے پہلے وہی مشرف بہ نیاز ہو۔ گاڑی کی روانگی کو دیر ہو جاتی اور ڈرائیور کو چلانا اور روکنا مشکل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سہارنپور تک گاڑی قریباً ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی اور آپ پروگرام کے موافق دہلی نہ پہنچ سکے

بعض مقامات پر ہونے والے حادثات کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔ چنانچہ امرتسر کے مقام پر ایک آدمی جبکہ وہ دوڑ کر گاڑی کے ساتھ مصافحہ کے لئے دوڑ رہا تھا پلیٹ فارم سے گرا اور خدا کی قدرت نے اسے باہر پھینک دیا اور اعجازی رنگ میں اپنی قدرت نمائی سے بچا لیا۔ ایسا ہی ساہنہ والی سٹیشن پر ایک احمدی خاتون نذرانہ لیکر آئی اور چلتی گاڑی سے جرأت کر کے اتری خدا ہی نے اسے بچا لیا۔

حسن اعتقاد کے رنگ میں نہیں بلکہ ہر دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔ غرض پلیٹ فارم متحرک پلیٹ فارم تھو اور ان پر دوڑتے ہوئے انسان ہی انسان نظر آتے تھے جو عقیدت و اخلاص کے اظہار میں اپنی جانوں کی بھی پرواہ نکر کے دوڑتے تھے۔

بعض مقامات پر شام سے دوست آئے ہوئے تھے رات بھر انتظار میں رہے کیونکہ گاڑی بوجہ دیر ہو جانیکے وقت پر نہ پہنچی اور یہ دیر اسی وجہ سے ہوئی کہ ریلوے والے بھی ڈرتے تھے کہ کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

جماعت پٹیالہ کی دعوت بٹالہ سٹیشن پر جماعت پٹیالہ کی دعوت کا تار آیا جو حضرت نے منظور فرمایا چنانچہ راجپورہ سٹیشن پر مکلف کھانا پیش کیا گیا اور احباب چھاؤنی انبالہ تک ساتھ آئے اور گاڑی میں ہی کھانا کھلایا۔ دوپہر کا کھانا جماعت امرتسر کی طرف سے پیش کیا گیا

جماعت شملہ کا ایڈریس انبالہ چھاؤنی کے سٹیشن پر جماعت شملہ کا وفد پیش ہوا جس نے ایک مختصر سا ایڈریس پیش کیا جسکو خانصاحب منشی برکت علی صاحب امیر جماعت نے پڑھا۔

جماعتوں کا عام انتظام دہلی تک راولپنڈی۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ فیروزپور جالندھر ہوشیارپور۔ ریاست مالیر کوٹلہ۔ کپورتھلہ پٹیالہ۔ سنگرور۔ نابھہ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ شملہ۔ انبالہ۔ ڈیرہ دون مظفرنگر سہارنپور۔ میرٹھ کی جماعتوں نے حاضر ہو کر نیاز حاصل کیا اور خدا حافظ کہا۔ ان اضلاع سے متعلق دیہات اور قصبات کی جماعتوں ان میں شامل رکھا ہے۔ جماعتوں نے انتظامی قابلیت کو دکھایا کہ فہرستیں تیار تھیں اور جہاں ممکن تھا فوٹو کا انتظام بھی تھا۔

احمدی خواتین کا اخلاص احمدی خواتین نے بھی بعض مقامات پر اپنے آقا کو خدا حافظ کہنے کے لئے سٹیشن پر آنے کی تکلیف اٹھائی چنانچہ لدھیانہ۔ ساہنہ وال اور دہلی اور بعض دوسرے سٹیشنوں پہ یہ خواتین موجود تھیں اور انہوں نے اپنا اظہار عقیدت کیا۔ بعض نے نذرانہ پیش کئے۔ سید غلام حسین صاحب کیمبل فارم کی اہلیہ والدہ محمود شاہ نے دہلی ایک جانماز بھیجا۔

موسم لودہانہ سے آگے موسم میں برساتی رنگ تھا اور بعض مقامات پر خوب بارش ہو گئی ۱۳ جولائی کو آگرہ تک اچھی بارش ہوئی۔

اعداد و شمار میرا اندازہ ہے کہ کم و بیش جماعت کے سات ہزار آدمیوں نے مختلف مقامات پر اپنے آقا کو خدا حافظ کہا۔ اور ۱۲ کوس سے لیکر چالیس میل تک ریلوے سٹیشن سے دور فاصلوں سے اس موقعہ پر حاضر ہوئے۔ تین آدمیوں نے دہلی تک بیعت کی اور ہر مقام پر ہندو مسلمان اور یورپین لوگ اس نظارہ سے متاثر ہوئے۔

جماعت کے اخلاص کا حضرت پر اثر حضرت خلیفۃ المسیح پر جماعت کے اس اخلاص اور محبت اور اظہار عقیدت کا ایک خاص اثر پایا جاتا ہے اور آپ اس کو دیکھ کر مسرور ہیں ان جذبات کا اظہار انشاء اللہ العزیز عنقریب ہوگا اور جماعت کے لئے اپنے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کا بڑا بھاری موجب ہوگا۔ آپ کے قلب میں قادیان کی محبت اور خدا کی رضا کے لئے جو قادیان سے تھوڑے عرصہ کے لئے باہر آنا ایک کیفیت رکھتا ہے اور جب احباب اس کیفیت کے کیف سے واقف ہونگے تو ان میں حیات تازہ آجائیگی۔ آپ جماعت کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں اور لوائے احمد کے بلند کرنے کے نصب العین کو ہر ایک کے سامنے رکھنے کے لئے بیقرار۔

پروگرام میں قدرتی تبدیلی جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں گاڑی سہارنپور وقت پر نہ پہنچی اور اس سے پروگرام ٹوٹ گیا اور سہارنپور سے ہم بمبئی میل پر سوار ہونے پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ ابھی ہم اس گاڑی میں جا رہے ہیں۔ ورنہ جی بی ایمنڈ سی آئی ریلوے میں ہم نہ جا سکے۔

عید مبارک

مسافر لنڈن خاکسار عرفانی کی طرف سے سرپرستان الحکم کو عید مبارک ہو اگرچہ مسافر کی عید حسرت و ارمان کی عید ہوتی ہے۔ مگر جس مسافر کو حضرت فضل عمر کی رفاقت سفر و معیت کی عزت حاصل ہو اسکی عید قابل رشک ہے۔ ۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء کو گیارہ بجے نماز عید ہم نے حضرت کے ہمراہ ادا کی اسی تقریب پر جو مختصر خطبہ آپ نے پڑھا مع ایک ابتدائی نوٹ کے ناظرین الحکم کے لئے بھیجتا ہوں اگرچہ اس میں حضرت نے اپنے خدام سفر کو خطاب فرمایا ہے مگر دراصل تمام جماعت اسکی مخاطب ہے اسلئے امید ہے کہ احباب اس پر عمل کریں گے۔

عرفانی

حضرت خلیفۃ المسیح کی عید سفر میں

۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء کو منماڑ پہنچتے ہی آپ نے میسکارم پر نماز عید ادا کی اور مندرجہ ذیل مختصر سا خطبہ پڑھا اور گاڑی کے کمرہ میں آکر دعا کی تشہد کے بعد فرمایا میں اسوقت اسبات کی نصیحت آپ لوگوں کو کرنی چاہتا ہوں کہ ہر کام کی طیاری اسکے موافق کرنی چاہئے۔ چھوٹا سا سفر انسان اختیار کرتا ہے تو اسکی موافق تیاری کرتا ہے جس سفر کے واسطے ہم جا رہے ہیں یہ سفر اپنے اغراض کے لحاظ سے بہت بڑا سفر ہے اسکی طیاری یہی ہے کہ اسکی کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں مجاہدہ اور دعائیں ہی ہیں جو اس سفر کو کامیاب بنائیں گی۔ اسلئے سنجیدگی اور اخلاص

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہیں میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق میں انشاء اللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کرکے اس سفر پر جا رہا ہوں اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی جو موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کردیجائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لینگے وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کرلینگے بلکہ وہ اس اپنے خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہونگے۔ کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے دس پارے بھی ہیں جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی (پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و ۵ لغایت ۱۷)

(۲) مراۃ الجہاد جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۴/ رعایتی قیمت (۲/)

(۳) مکتوبات احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸/ رعایتی قیمت ...... (۴/)

(۴) خطبات کریمیہ:۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات۔ اصل قیمت فی جلد ۴/ رعایتی قیمت (۲/)

(۵) مالابار میں احمدیت کی تاریخ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف۔ اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی رعایت نہیں قیمت ۱۰/

برہان الحق:۔ عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳/ رعایتی قیمت ...... (۱/)

ادعیۃ القرآن:۔ قرآن مجید کی دعائیں اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا قیمت رعایتی ...... (۱/)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون:۔ کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی انہیں خواتین کے لئے نہایت ہی مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل ہیں ایک مکمل فائل کی قیمت ۱۲/ ہے رعایتی ۶/ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملیگی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت للعہ/ فی جلد رعایتی قیمت ۱۲/ ہے یہ رعایت آخر جولائی ۲۴ء تک ہوگی اسلئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

درخواست دعا

معززین ناظرین الحکم کی نہایت ادب سے میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ میرے لئے دعا کریں کہ میں جس کام کو سیکھنے کے واسطے جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھکو اسمیں کامیاب کردے۔ خاکسار محمد ابراہیم علے